ہیں ان کو سامنے رکھیں گے نیز طباعت میں اب سے بہتری کا خیال رکھا جائے گا۔ واللہ الموفق وھوالھادی الی سبیل الرشاد۔

انوارِ مصابیح بجواب رکعاتِ تراویح

مؤلفہ فاضل علام مولانا نذیر احمد صاحب رحمانی اعظمی۔ تقطیع $\frac{22\times18}{8}$ صفحات ۳۳۶۔ کاغذ عمدہ۔ کتابت بہتر۔ قیمت دو روپے۔ پچاس نئے پیسے ہندوستانی (۲/۸/-)

ملنے کا پتہ۔ مولانا نذیر احمد صاحب رحمانی۔ دارالاقامہ ۱۶/۷۵ پانڈے حویلی بنارس (ہند) پاکستانی شائقین بذریعہ منی آرڈر رقم المکتبۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور کو روانہ کر کے رسید مذکورہ بالا پتہ پر روانہ کر کے منگوا سکتے ہیں

ماضی قریب کے علمائے اہل حدیث میں حضرت مولانا محمد عبدالرحمٰن صاحب محدث مبارک پوریؒ کی بھی یہ عادت تھی کہ مسائل شرعیہ کی تحقیق میں آپ کا انداز مثبت، ٹھوس، سنجیدہ، سلجھا ہوا اور اعلیٰ علمی پایہ کا ہوتا تھا جس پر ان کی تصانیف تحقیق الکلام وغیرہ خصوصاً جامع ترمذی کی فاضلانہ شرح تحفۃ الاحوذی شاہد عدل ہیں۔ شاید یہی وجہ ہوئی کہ مختلف فیہ مسائل سے متعلق آپ کے تحریر کردہ مباحث پر سالہا سال تک کسی کو کچھ لکھنے کی جرأت نہ ہو سکی۔ مگر معلوم نہیں کیا ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ مدت مدید کے بعد حال کے بعض دیو بندی دوستوں اور بزرگوں نے پھر انگڑائی لی ہے اور مولانا مبارک پوری کی بعض تحریروں کے جوابات دینے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا (سابق) پنجاب کے ایک دوست نے تحقیق الکلام کا جواب لکھ کر شہرت حاصل کر لی۔ جس کی حقیقت خیر الکلام سے معلوم ہو سکے گی جو اس کے فوراً بعد شائع ہو چکی تھی۔

اس کے بعد یو۔پی (ہند) کے ایک کہنہ سال و کہنہ مشق بزرگ جناب مولانا حبیب الرحمان صاحب مئوی اعظمی نے غالباً سالہا سال کی محنتِ شاقہ صرف کر کے تراویح کے مسئلہ پر قلم اٹھایا تو اس میں بھی جماعت اہل حدیث کے علاوہ زیادہ مولانا مبارک پوری ہی کو ہدف بنایا ہے۔ آٹھ رکعت تراویح کی تغلیط، اور بیس رکعت کی تصحیح پر ادعائی علم کے دریا کیا بہائے اس "معمولی مسئلہ" پر تدقیقات نادرہ اور مغالطات بدیعہ کے ایسے بہت سے خوبصورت خول چڑھا دیئے کہ جس خول کو اوپر سے دیکھئے فی الفور پکار اٹھئے کہ

دامن دل مے کشد کہ جا اینجا است!

مولانا مئوی کی اس مدققانہ تالیف لطیف — رکعات تراویح — کی عقیدت کیشوں کے ہاں خوب دھوم مچی۔ مدح سراؤں نے تحسین کے ڈونگرے برسائے۔ حالات و معاملات سے ناواقف صحافیوں نے اس کو صرف معصوم سی "علمی تحقیق" خیال فرمایا۔

لیکن خدا جزائے خیر دے مولانا رحمانی کو کہ انہوں نے چند مہینوں میں اس تالیف کا ایسا علمی اور تنقیدی جائزہ لے ڈالا کہ مسئلہ تراویح پر مولانا مئوی کے سب ہی جاذب نظر خول یکے بعد دیگرے اترتے نظر آنے لگے۔ "انوار مصابیح" کی جگمگاہٹ کے سامنے سب "تدقیقات" ماند پڑ گئیں۔ محترم مؤلف "رکعات" نے آٹھ رکعت تراویح کی مسنونیت کو جہاں کہیں مغالطات کے بھنور میں ڈالنے کی سعی نامسعود کی ہے۔ مولانا رحمانی کی شناوری فوراً ہی مسلک اہل حدیث کے آبدار موتی کو نکال لانے میں کامیاب ہوئی ہے فللہ درہ — اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

اس موضوع پر شاید سینکڑوں کتابیں اور رسالے اب تک شائع ہو چکے ہوں گے۔ لیکن "انوار مصابیح" جیسی کامل و حاوی کتاب کو اب تک کی ایسی ابحاث کا حرف آخر کہا جائے تو شاید مبالغہ نہ ہو ضمناً اصول حدیث کی بعض قیمتی معلومات علماء و طلباء کے بڑے کام کی ہیں۔ آٹھ رکعت تراویح کے مخالف حضرات کا زور زیادہ تر "تعامل و اجماع امت" دکھانے پر صرف ہوتا رہا ہے۔ "انوار مصابیح" نے اس کے چہرہ سے ایک ایک نقاب اتار پھینکا ہے — کتاب کا یہ حصہ بھی اس انداز سے بحمدہ اللہ غیر مسبوق چیز ہے۔ پھر اس مسئلہ میں اصل حنفی مسلک کو بھی مولانا رحمانی نے خوب نکھار دیا ہے۔ "قیام اللیل" للمروزی کی روایت جابرؓ پر سیر حاصل اور تسلی بخش بحث بھی اس کتاب کے خصوصیات سے ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ مولانا رحمانی نے یہ کتاب لکھ کر سنت نبوی کے چہرۂ شفاف سے "نئے اعتراضات" کے گرد و غبار صاف کرنے کی بڑی خدمت سر انجام دی ہے۔ یہ ضرور ہے کہ مولانا رحمانی کا لب و لہجہ قدرے تیز ہو گیا ہے۔ اگرچہ اس کی ذمہ داری جناب مؤلف رکعات پر ہونی چاہیئے۔ — وہ اگر کہنہ مشق مصنف ہوتے ہوئے بھی کسی جماعت کے حق میں "شور و غوغا" "رعب ڈالنا" — "دن کو تارے نظر آنا" وغیرہ تراکیب و محاورات کے طنزیہ تیر و نشتر برسائیں گے تو اپنے سے کم عمر مصنفین سے عفو و درگزر کی توقع کیوں رکھیں۔

تاہم ہماری رائے یہ ہے کہ مولانا رحمانی کے لئے اپنے استاذ و مربی محدث مبارکپوریؒ کا